OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com DOI: http://doi.org/10.5281/zenodo.10514248

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ہمسائیوں کے حقوق وفرائض کا عصر حاضر کے تناظر میں تحقیقی جائزہ

Rights and Duties of Neighbors in Islamic Teachings: A Contemporary Perspective

Fozia Shaheen Wazir Ali
Research Scholar, Department of Islamic Studies, Faculty of Social Sciences & Humanities, Hamdard University Karachi.
Email: fauziawazeer@gmail.com

Dr. Muhammad Atif Aftab
Head of Department Islamic Studies, Faculty of Social Sciences & Humanities, Hamdard University Karachi.
Email: atiflaftab@hamdard.edu.pk

Hafiza Rabia Jamil
Research Scholar, Department of Islamic Studies, Faculty of Social Sciences & Humanities, Hamdard University Karachi.
Email: rabiaJamil286@gmail.com

Received on: 16-07-2023 Accepted on: 18-08-2023

Abstract

This study examines the rights and obligations of neighbors as laid out in Islamic teachings, with an emphasis on their applicability in the modern era Muslims place a high value on neighbors, and how they should be treated is dictated by a set of moral standards that encourage peaceful cooperation and the prosperity of the community This study tries to clarify these ideas and how they are used in the complex and interconnected world of today Islamic traditions emphasize the value of friendly connections with neighbors, irrespective of their nationality or place of worship According to a recorded statement by the Prophet Muhammad (peace be upon him), "Angel Gabriel kept advising me about the neighbor so much that I thought he would make him an heir " This hadith emphasizes how important it is to treat your neighbors with consideration, kindness, and compassion. The right to security is one of the fundamental liberties guaranteed to neighbors in Islam Muslims are commanded not to cause physical, emotional, or behavioral harm to their neighbors In the modern world, where social harmony and safety are crucial for community well-being, this principle has newfound relevance The right to privacy is another important freedom Islamic beliefs place a high value on respecting one's neighbors' privacy and refraining from meddling in their personal lives These beliefs are consistent with current ethical norms in a world where privacy is valued highly Islam also promotes helping one's fellow man, especially in times of need This exemplifies Muslims' need to be kind and supportive of their neighbors This translates into charitable deeds and helping those in need in one's neighborhood in the modern world. Additionally, it is a duty in Islam to preserve good ties with your neighbors Muslims are urged to pay their neighbors a visit, exchange presents, and provide assistance in happy and sad

times This promotes a sense of belonging and unity, both of which are becoming more and more important in our diverse cultures Islam bases the rights and obligations of neighbors on the virtues of kindness, decency, and communal wellbeing These principles, which encourage peaceful cohabitation, neighborly harmony, and community well-being, are still very applicable in the modern world Individuals and groups can contribute to a more inclusive and peaceful world by upholding these principles.
Keywords: Neighbors, Obligation, Rights, Quran & Sunnah, Peace and Prosperity

تعارف

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اسلام نے ہمیں زندگی کے تمام شعبوں میں عبادات ہوں یا معاملات ہر طرح کی رہنمائی عطا فرمائی ہے اگر بات معاملات اور حقوق کی کی جائے تو اسلام سے پہلے حقوق کا تصور ناپید تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے یہ سلسلہ شروع ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام انسانیت کے ساتھ ساتھ حیوانات جمادات اور نباتات کے حقوق بھی بیان فرمائے اسلامی تعلیمات نا صرف آخرت میں فلاح کی راہیں ہموار کرتی ہے بلکہ دنیاوی طور پر بھی اطمنان قلب اور ترقی کی ضامن ہے اسلام کی مقبولیت کا سبب مساوات ہے اور اسی مساوات کی بنیاد پر اسلام نے تمام مخلوقات درجہ بدرجہ کو حقوق عطا کیے ہیں۔

اللہ تعالی نے انسان کی ہدایت کے لیے سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا۔ آدم علیہ السلام کے بعد بے شمار انبیاء علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے۔ ان میں سے بعض انبیاء علیہ السلام نے اپنے سے پہلی نبیوں کی تعلیمات کو عام کیا اور بعض کو اللہ تعالی نے نئی شریعت دے کر بھیجی۔ تمام انبیاء علیہ السلام اللہ تعالی کی طرف سے ملنے والی ہدایت اور رہنمائی اللہ کے بندوں تک پہنچاتے رہے اور انہیں راہ راست پر لانے کی کوشش کرتے رہے اور سب کا پیغام ایک ہی تھا توحید۔ اور سب سے آخر میں ہمارے پیارے نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو شریعت اسلامیہ عطا فرمائی۔ اسلامی تعلیمات کا بنیادی ماخذ قرآن کریم ہے۔ قرآن کا پیغام منجانب اللہ اور مستند ہے۔ اس میں ذرہ برابر بھی شک نہیں کیا جاسکتا۔

ارشاد باری تعالی ہے

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (سورۃ البقرہ آیت 2)

ترجمہ: "یہ وہ کتاب ہے کہ جس میں کوئی شک نہیں اور اس میں ہدایت ہے پرہیز گاروں کے لیے"

اسلامی تعلیمات کو قران و سنت اجماع اور قیاس سے حاصل کیا جاتا ہے۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کی تشریح اور تفسیر ہیں۔ اس لیے حدیث کا مصدر بھی قرآن ہے۔ نیز اجماع وہی معتبر سمجھا جاتا ہے جو قرآن و سنت کے منافی نہ ہو۔ اسی طرح قیاس پر بھی قرآن و سنت کی صریح نص موجود ہونے کی صورت میں عمل نہیں کیا جاتا یعنی کہ اسلامی تعلیمات کا اصل ماخذ اور مراجع قرآن پاک ہے اور باقی تین ذرائع اس کے گرد گھومتے ہیں۔ کسی بھی مسئلے یا حکم کے متعلق جو معلومات ہمیں ان تینوں ذرائع سے حاصل ہوتی ہیں ان پر عمل کرنا ہم پر

لازم ہے کیونکہ ان سب کا محور قرآن کریم ہے۔قرآن کریم مکمل ضابطہ حیات ہے اس میں زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں احکامات موجود ہیں۔غلط اور درست میں کیا فرق ہے ؟ہدایت اور ذلالت کسے کہتے ہیں ؟گناہ اور ثواب والے کون سے عمل ہیں ؟حلال و حرام جائز اور ناجائز میں کیا فرق ہے ؟جزا اور سزا کی تفصیلات ۔کون سے لوگ کامیاب ہونے والے ہیں اور کون سے لوگ ناکام ہیں یہ تمام تفصیلات ہمیں قرآن کریم فراہم کرتا ہے۔اسلامی تعلیمات انسان کے عقائد کو درست کرتی ہیں۔ایمان کو مضبوط کرنے میں معاون ہیں۔دنیاوی اور دینی مسائل پر غور و فکر کرنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہیں۔ان کے باعث سماجی امور میں حصہ لینے دوسروں کی مدد کرنے اور زندگی کا مقصد سمجھنے کی راہیں ہموار ہوتی ہیں۔جو انسان کو دنیا اور آخرت کی سعادت کی طرف لے جاتی ہیں۔اسلامی تعلیمات فرد کی فکری اور اخلاقی تربیت کر کے معاشرتی ترقی اور بہتری کے لیے موثر بناتی ہیں۔اسلامی تعلیمات زندگی کے ہر شعبے میں اولین اہمیت کی حامل ہیں جس سے ان کی اہمیت خوب واضح ہو جاتی ہے۔یہ اسلامی تعلیمات پر لامحالہ قابل عمل ہیں اور روگردانی کی صورت میں جواب دہی لازمی نتیجہ ہے۔زیر نظر مضمون میں خاص طور پر اس طبقے کے حقوق قرآن و سنت کی روشنی میں بیان کیے جائیں گے جس کے حقوق کی ادائیگی میں حد سے زیادہ غفلت برتی جاتی ہے اور دیکھا جائے گا کہ کیا دین میں اس طبقے کے حقوق کی حق تلفی کی گنجائش موجود ہے یا نہیں؟

جو سلوک ہم اپنے ہمسائیوں کے کے ساتھ کرتے ہیں کیا ہمارا مذہب ہمیں اس چیز کی اجازت دیتا ہے۔(اسلامی تعلیمات قرآن کے آئینے میں، ص4)

تحقیق کا مقصد:

- عصر حاضر میں تعلقات میں بہتری ظلم اور تعصب کا سد باب
- امن و امان اور سلامتی کے قیام کو ممکن بنانا

تحقیقی سوالات:

- کیا ہمسائیوں کے حقوق ادا کرنے سے معاشرے پر مثبت اثرات مرتب ہونگے ؟
- اسلامی معاشرے میں ہمسائیوں میں حقوق کی ادائیگی کا احساس کس طرح پیدا ہو گا؟

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں حقوق و فرائض کی اہمیت:

اسلامی تعلیمات میں حقوق و فرائض سے مراد وہ احکام ہیں جو مسلمانوں پر اللہ تعالی کی کتاب قرآن مجید اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یعنی احادیث کے ذریعے واضح طور پر لاگو کیے گئے ہیں۔اسلام نے حقوق کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔1۔حقوق اللہ 2۔حقوق العباد۔ حقوق اللہ سے مراد اللہ تعالی کو وحدہ لاشریک ماننا اور اوامر و نواہی پر عمل کرنا ہے۔یعنی وہ امور جن کے کرنے سے اللہ تعالی نے منع کیا ان سے رک جانا اور جن امور کے کرنے کا حکم دیا انہیں بخوبی رضائے الہی کے لیے انجام دیا جائے۔۔اگر حقوق اللہ میں کوتاہی ہو جائے تو اللہ رب الکریم اپنی رحمان اور رحیم کی صفت سے معاف کر دینے پر قادر ہے مثلاً عبادات اطاعت کفارات تعزیرات اور عقوبات حقوق اللہ ہیں۔

حقوق العباد سے مراد وہ حقوق ہیں جو بندوں کے بندوں کے ساتھ جڑے ہوتے ہیں حق تلفی کی صورت میں معاف نہیں ہوتے جب تک کہ بندہ خود معاف نہ کرے مثلاً اخلاقیات اور معاملات وغیرہ حقوق العباد ہیں۔

قرآن وسنت میں حقوق وفرائض کی ادائیگی پر زور دیا گیا ہے

ارشاد باری تعالی ہے

وَ اَوۡفُوۡا بِالۡعَهۡدِ ۚ اِنَّ الۡعَهۡدَ كَانَ مَسۡـُٔوۡلًا (سورۃ بنی اسرائیل آیت 34)

ترجمہ: "اور اپنے وعدوں کو پورا کرو وعدوں کے بارے میں بازپرس کی جائے گی"

حدیث نبوی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے روایتیں فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو تو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں

- بات کرو تو سچ بولو
- وعدہ کرو تو پورا کرو
- امانت رکھی جائے تو خیانت نہ کرو
- اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو
- نگاہیں نیچی رکھو
- اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھو یعنی کہ کسی کو اذان نہ پہنچاؤ"

(الاحسان حدیث 271)

عصر حاضر میں حقوق وفرائض اور حالات کا جائزہ:

کسی بھی مہذب معاشرے میں حقوق وفرائض کی اہمیت کا انکار نہیں کیا جاسکتا اس کے بغیر معاشرے کا استحکام ناممکل ہے تجربے سے ثابت ہے کہ جتنے بھی ترقی یافتہ ممالک نے ترقی کی منزلیں طے کی ہیں وہ باہمی حقوق وفرائض کی ادائیگی پر منحصر ہے۔ دنیا بھر کے دانشور اور مفکرین اس بات پر متفق ہیں کہ انسان کو زندہ رہنے کا حق حاصل ہے اس کے بغیر معاشرے کا قیام اور دیگر انسانی حقوق کا حصول رائیگاں ہے۔ علاوہ ازیں دیگر انسانی حقوق مثلاً ریاستی معاشی ثقافتی انفرادی اور اجتماعی تنظیم بندی کے حقوق پر بھی کافی زور دیا گیا ہے۔ دور جدید میں انسانی حقوق کے لیے لاتعداد بین الاقوامی اور قومی ادارے خدمات انجام دے رہے ہیں جن میں سرفہرست درج ذیل ممالک اور ادارے ہیں۔

1۔ اقوام متحدہ کا ادارہ ہیومن رائٹس کونسل

2۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل

3۔ اسلامی تعاون تنظیم

4۔ یورپی یونین

5۔ ہیومن رائٹس واچ

6۔ امریکہ میں انسانی حقوق

7۔ برطانیہ میں انسانی حقوق

8۔ فرانس میں انسانی حقوق

ان تمام اداروں نے انسانی حقوق کو نہ صرف اپنے منشور میں شامل کیا ہے بلکہ اس کے لیے قوانین بھی بنائے ہیں۔ان ممالک اور اداروں کی کاوشوں سے کافی حد تک انسانی حقوق کا تحفظ میسر اور معاشرے کو ایک منظم نظام بھی حاصل ہوا۔ ان تمام اداروں کے وضع کردہ حقوق و قانون۔زمان و مکاں کی قید سے خالی نہیں یہ اپنے وقت کے حالات اور ضرورت کے مطابق بنائے گئے۔ مستقبل میں پیشرفت مسائل اوران کے حل کے لیے ناکافی ہیں آنے والی نسلوں کے لیے غیر مفید ہیں۔ مکمل انسانی حقوق کا احاطہ نہ ہو سکا۔کے انفرادی اور اجتماعی حقوق پر توزور دیا جاتا رہا لیکن لواحقین کے حقوق پر کوئی خاص توجہ نہیں دی گئی۔جبکہ اسلام نے انسان کی عظمت و شرافت اور تقریبا جسد کا لحاظ کرتے ہوئے انسان کو دور جنین سے لے کر آغوش لحد تک کے حقوق عطا فرمائے اس کو نہ صرف انفرادی حقوق عطا فرمائے ما شرطی ثقافتی سماجی اقتصادی حقوق کا بھی احاطہ کیا۔اور ساتھ ہی لواحقین کے حوالے سے ذمہ داریاں اور حقوق قائد کیے۔سب سے پہلے اللہ تبارک و تعالی کا حق ہے اسی کو معبود سمجھا جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے۔اللہ کے بعد والدین،اولاد،عزیز واقارب،یتیموں،مسکینوں،بیواؤں،مسافروں ،ہمسائیوں،عورتوں،بچوں جنگی قیدیوں اقلیتوں ہر شہری کے دوسرے شہری پر حقوق و فرائض عطا کیے اسلام کا عطا کردہ تصور حقوق صرف انسان تک محیط نہیں بلکہ نباتات جمادات حیوانات تک کے حقوق بیان کیے اسلام نے انسان کو جس قدر حقوق عطا فرمائے ہیں اس کی مثال کسی ملک یا ادارے کے چارٹر میں موجود نہیں۔

اسلام کی عطا کردہ حقوق انسانی کی فہرست میں سے معاشرے کے اس طبقے (ہمسائیوں) کے حقوق پر بات کریں گے جس کے حقوق و فرائض کی ادائیگی میں سب سے زیادہ لاپرواہی بھرتی جاتی ہے اور معاشرتی مسائل میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے زیر نظر مضمون کا مقصد ہمسائیوں کے حقوق و فرائض کی اہمیت کو قرآن وسنت کی روشنی میں واضح کرنا۔اور ذمہ داریوں سے لاپرواہی کی صورت میں پیش آمدہ مسائل اوران کا حل پیش کیا جائے گا۔

ہمسائیوں و حقوق و فرائض کا تعارف:

ہمسائیوں کے لیے عربی زبان میں لفظ الجار استعمال ہوا ہے اور لفظ الجار وسعت کے اعتبار سے کافی وسیع ہے جس کے معنی ہیں قرب وجوار میں رہنے والے لوگ اور اس طرح میں ہمسائے انہیں کہتے ہیں جن کے مکان آپ کے مکان کے چاروں اطراف میں موجود ہے اوران کی حدود چالیس گھر دائیں جانب چالیس گھر بائیں جانب چالیس گھر آپ کے مکان کے سامنے اور چالیس گھر آپ کے مکان کے پیچھے ہیں۔

حقوق: حق کی جمع ہے جس کے معنی ہیں ذمہ داریاں۔ حقوق سے مراد قواعد و اصول کا وہ مجموعہ ہے جس کا لحاظ کسی بھی معاشرے کے افراد ایک دوسرے کے ساتھ روابط کے دوران رکھتے ہیں۔

فرائض: فرض کی جمع ہے فرض اس کام کو کہتے ہیں جس کا کرنا واجب ہو اور جس کا چھوڑنا ممنوع ہو۔
شرعی فرائض: سے مراد وہ امور ہیں جن کا انکاری کافر کہلاتا ہے اور تارک مستحق عذاب ہوتا ہے۔

ہمسائیوں کے حقوق قرآن کریم کی روشنی میں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِى الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ (سورۃ النساء آیت 36)

ترجمہ: "اللہ کی بندگی کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ۔ والدین کے ساتھ نیکی کرو رشتہ داروں یتیموں مسکینوں اور قریبی ہمسایہ اور اجنبی ہمسایہ پاس بیٹھنے والے اور مسافروں اور غلاموں کے ساتھ بھی نیکی اور احسان کرو بے شک اللہ پسند نہیں کرتا اترانے اور اکڑنے والے شخص کو جس کو اپنے مال پر غرور ہو اور ایسا شخص جو عیش و عشرت میں مشغول ہو اس سے دوری اختیار کرو"

تفسیر: اس ایت میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا حق بیان کیا گیا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے عبادت اور بندگی اللہ اور اخرت پر یقین رکھ کے کرنی چاہیے اس کے بعد ہمارے حسن سلوک کا سب سے پہلا حقدار والدین کو ٹھہرایا گیا اور والدین کے بعد عزیز وا قارب، یتیموں، مسکینوں اور پھر ہمسایوں کے حقوق بیان فرمائے گئے ہیں ا۔ سلام کا پورا نظام حقوق وفرائض کے درمیان گردش کرتا ہے۔ حقوق کی منظم درجہ بند اسلام کے علاوہ کسی مذہب میں نہیں کی گئی۔ حقوق کی ادائیگی اور فراہمی کے سلسلے میں اسلام نے مسلم اور غیر مسلم تک کے فرق کو مٹا دیا۔ لیکن مسلمان اور قریبی رشتہ دار ہمسائے کا حق اجنبی اور غیر مسلم ہمسائے کے حق سے زیادہ ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اسلام نے ہر طرح کے ہمسائے کے ساتھ حسن معاشرت کا معاملہ کرنے کا نظام مروج فرمایا۔ (تفسیر معارف القران، ص409تا407)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِىْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۣ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْـنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ (سورۃ البقرہ آیت 83)

ترجمہ: "اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت مت کرنا والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو رشتہ داروں یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ بھی حسن سلوک کرو۔ لوگوں سے اچھی بات کہو نماز قائم کرو زکوۃ ادا کرو۔ مگر تھوڑے سے لوگ (بات مانی) اور تم پھر گئے"

تفسیر: اس آیت مبارکہ میں اللہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلا حکم تو یہ دیا کہ اللہ کی عبادت کرو یعنی کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ صرف اسی کو ہی معبود جانو ذات میں بھی اور صفات میں بھی۔ دوسرا حکم والدین کے ساتھ حسن سلوک کا دیا گیا کہ والدین کی تمام احکام میں بجا

اوری کرنا لازم ہے سوائے ان احکام کے جو کہ اللہ کی نافرمانی کے ہوں

تیسرا حکم رشتہ داروں یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ حسن سلوک کا دیا گیا۔ پھر اس آیت میں لوگوں کہہ کے مخاطب کیا گیا جس سے مراد مسلم اور غیر مسلم تمام لوگ ہیں لوگوں سے جب بات کریں تو ہمارا انداز یہ ہونا چاہیے کہ لب ولہجہ نرمی والا ہو اور بات بھی درست کریں۔ یعنی بے انصافی یا ظالم حمایت میں بات نہ کریں بلکہ جو بات حق اور سچ ہو وہی بیان کریں۔ (معارف القرآن، ص254تا253)

ہمسائیوں کے حقوق از روئے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

"رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جبرائیل امین (اللہ کے حکم سے) مجھے پڑوسیوں کے حقوق کے بارے میں اتنی شدت سے تاکید کرتے رہے کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ پڑوسیوں کو وراثت میں بھی حصہ دار بنا دیا جائے گا" (صحیح بخاری حدیث 615)

اس حدیث مبارکہ میں ہمسائیوں کے حقوق کی اتنی اہمیت بتائی گئی کہ ممکن تھا کہ ہمسائیوں کو وارث بھی بنا دیا جاتا انہیں وارث تو نہیں بنایا گیا البتہ حق شفعہ عطا کیا گیا ہے۔

حق شفعہ کہتے ہیں کہ جب دو پڑوسیوں کے مکان کو ایک ہی راستہ جاتا ہو۔ اور پہلا پڑوسی اگر اپنا مکان خرید فروخت کرنا چاہے تو سب سے پہلے اپنے پڑوسی کو ترجیح دے اس پر اپنا مکان پیش کرے۔ کیونکہ اس میں پڑوسی کو اعزار سانی کا امکان ہے ہو سکتا ہے کہ یہ پہلا آدمی اپنا گھر جس کو فروخت کرے وہ کوئی غیر موذب شخص ہو دھوکے باز ہو یا آئے دن ہمسائیوں کو تنگ کرتا ہو۔ تو یہ پرانے ہمسائے اپنے پرانے پڑوسی کو برے الفاظ سے ہی یاد کریں گے۔ ایذار سانی سے بچانے کے لیے پہلے حق شفعہ پڑوسی کو دیا گیا۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"اللہ کے نزدیک سب سے بہتر دوست وہ ہے جو لوگوں میں اپنے دوست کے لیے بہتر ہے اور اللہ کے نزدیک سب سے بہتر پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لیے بہتر ہے

اسی بنا پر ہمسائیوں کے باہمی تعلقات غیر متوازن رہتے ہیں" (جامع ترمذی حدیث 1944)

اس حدیث مبارکہ میں اچھے دوست اور اچھے پڑوسی کا معیار بیان فرمایا گیا کہ جس شخص کا سلوک اپنے دوست اور پڑوسی کے ساتھ صلہ رحمی خیر و بھلائی چاہنے والا ہو گا وہی اللہ کے نزدیک افضل ہے۔

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں۔ اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں۔ اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا پڑوسی اس کی تکلیفوں سے امن میں نہ ہو" (صحیح بخاری حدیث 6016)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

"وہ شخص مومن نہیں جو خود تو سیر ہو کر کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو" (صحیح بخاری حدیث 6016)

اس حدیث مبارکہ میں اگر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ پڑوسی کی بھوک سے بے نیاز ہونا اتنا بڑا جرم ہے کہ ایمان ہی ناقص ہو گیا۔ اندازہ لگائیں کہ نمازیں روزے حج زکوٰۃ اعمال حسنہ صدقہ اور خیرات نوافل تہجد یہ ساری چیزیں اس وقت اکارت ہو جائیں گی جب اپنے پڑوسی کے ساتھ انسان کا سلوک اچھا نہ ہو اور اس کی بھوک وپیاس کی خبر نہ رکھتا ہو اس حدیث میں ایک طرف تو ظاہری معنی سے یہ معلوم ہوا کہ پڑوسی کی بھوک اور پیاز کا خیال رکھا جائے لیکن اس حدیث کے ایک مخفی معنی یہ بھی بیان ہوئے اس کی ہر طرح سے خبر گیری رکھو اور اس کو کسی بھی طرح کی ایذا نہ پہنچنے پائے کوشش کرو۔ مثلاً کہ اپنا طرز زندگی سادہ رکھیں ایسا نہ ہو کہ آپ کا طرز زندگی بہت بلند ہو جائے اور پڑوسی کا طرز زندگی آپ سے کمتر ہو اور اسے اس چیز سے بھی تکلیف پہنچے پڑوسی کے سامنے کسی بھی قسم کی نمود و نمائش کرنے سے پرہیز کریں تاکہ اس کی دل آزاری نہ ہو۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمسائیوں کے ہمسائیوں پر درج ذیل حقوق ہیں:

1۔ "اگر پڑوسی کو کسی مدد کی ضرورت ہو تو اس کی مدد کرو
2۔ اگر پڑوسی معمولی قرض مانگے تو اسے دے دو
3۔ اگر پڑوسی محتاج ہو جائے مفلس ہو جائے تو اس کی مالی امداد کرو
4۔ اگر پڑوسی بیمار ہو تو اس کی مزاج پرسی اور تیمارداری کرو
5۔ اگر پڑوسی کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے تو اس سے ہمدردی کرو اس کے غم میں شرکت کرو
6۔ اگر پڑوسی کو کوئی خوشی میسر ائے یا کوئی اعزاز حاصل ہو تو اسے مبارکباد دو
7۔ اپنے گھر میں کوئی پھل فروٹ لاؤ یا کوئی سوغات لاؤ تو اسے اپنے پڑوسی کو بھی بھیجو۔ (اگر ایسا ممکن نہ ہو تو پھر اپنے گھر میں چھپا کر لاؤ تاکہ پڑوسی کے بچے دیکھ کر اس کی خواہش نہ کریں اور ان کو ایذا نہ پہنچے)
8۔ بغیر اجازت اپنے گھر کی دیوار یا عمارت اتنی اونچی نہ بناؤ کہ پڑوسی کے لیے ہوا اور روشنی رک جائے
9۔ اگر پڑوسی فوت ہو جائے تو جنازے کے ساتھ قبرستان تک جاؤ (اور اس کے بال بچوں کی دیکھ بھال کرو)
10۔ سلام کا جواب دینا، چھینک کا جواب دینا، دعوت قبول کرنا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا"

(صحیح مسلم حدیث 5648)

ہمسائیوں کے حقوق درج ذیل ہیں:

حسن سلوک:

"حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت اور محبت کا معاملہ کرنے میں اور ایک دوسرے کے ساتھ لطف و کرم اور نرم خوئی میں ایک جیسا پاؤ گے جب اس کا کوئی

حصہ تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کا سارا جسم تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے جیسے کہ نیند اڑ جاتی ہے اور سارا جسم بخار میں مبتلا ہوتا ہے "(صحیح بخاری حدیث 6011)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی قیامت کے دن اعلان فرمائے گا کہ میری عظمت اور جلال کے لیے آپس میں محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ میں انہیں اپنے سائے میں جگہ دوں گا جبکہ آج کے دن میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں "(صحیح مسلم حدیث 6543)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ مہمان کی عزت کرے

رشتے داروں کے ساتھ حسن سلوک کرے بھلائی کی بات کریں یا پھر خاموش رہے "(صحیح بخاری حدیث 6018)

تحائف اور دعوت دی جائے:

ہمسائیوں کو چاہیے کہ بغیر کسی غرض اور لالچ کے ایک دوسرے کو تحائف بھیجتے رہیں اس سے آپس میں محبت بڑھتی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دوسرے کو تحفہ بھیجا کرو اس سے آپس میں محبت پیدا ہو گی۔

"نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ کوئی ہمسایہ اپنے دوسرے ہمسائے کے تحفے کو حقیر مت سمجھے چاہے وہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو یعنی کہ اگرچہ تحفے میں بکری کا پایا ہی بھیجا ہو "اسے قبول کر لینا چاہیے اسے واپس مت لوٹائیں اس سے ہمسائے کی دل آزاری ہو گی ۔(ادب المفرد 123)

تحفظ مال وعزت:

"رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان پر عزت، مال اور خون حرام ہے تقوی یہاں ہے (دل میں) کسی آدمی کے برے ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ کسی مسلمان کو حقیر سمجھے "(جامع ترمذی حدیث 1917)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن مومن کا آئینہ ہے اور مومن مومن کا بھائی ہے وہ اسے نقصان سے بچاتا ہے اور اس کے پیچھے اس کی حفاظت کرتا ہے "(سنن ابی داؤد حدیث 4918)

ہمسائے کی عزت آبرو اور مال کی حفاظت کرنا بھی مسلمان پر لازم ہے کسی ہمسائے کو کوئی ایسی حرکت نہیں کرنی چاہیے جس سے ہمسائے کی عزت پر حرف آئے۔

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ جھوٹ بولتا ہے اور نہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ خیانت کرتا ہے ایک مسلمان کا دوسرے پر خون عزت و آبرو مال حرام ہے "(جامع ترمذی حدیث 1924)

یعنی کہ کسی مسلمان کو قتل کرنا اس کی جان لے لینا یا پھر ایسی کوئی حرکت کرنا جس سے اس کی عزت اور آبرو خاک میں مل جائے تو یہ مسلمان کے لیے جائز نہیں۔اس حدیث مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہمسائیوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائیں نہ ہی اپنے گھر کی دیوار اتنی اونچی کریں کہ جس سے اس کے گھر کی ہوا اور روشنی رک جائے اور وہ تکلیف میں مبتلا ہو۔

اسی طرح بلند آواز میں میوزک اور گانے بجانے کر کے بھی ہمسائیوں کو تکلیف نہیں پہنچانی چاہیے ہو سکتا ہے کہ کسی گھر میں کوئی بیمار ہو یا کسی تکلیف میں مبتلا ہو ہماری اس حرکت سے اس کی تکلیف میں مزید اضافہ نہ ہو جائے ایسے برے کاموں سے پرہیز کرنا چاہیے تاکہ ان کاموں میں ملوث ہو کر اپنی آخرت نہ خراب ہو جائے

ایک شجر محبت کا ایسا بھی لگایا جائے

جس کا ہمسائے کے آنگن میں بھی سایہ جائے۔

نیکی کی طرف رہنمائی و تلقین:

"آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے بڑوں کی عزت نہ کرے جو نیکی کا حکم نہیں دیتا اور برائی سے نہیں روکتا"

(جامع ترمذی حدیث 1919)

بخل کی ممانعت:

بخل کے معنی کنجوسی کے ہیں اور ہمسائیوں کو قرب جوار کی وجہ سے عام استعمال کی چیزیں بوقت ضرورت درکار رہتی ہیں لہذا اچھے ہمسائے کو بوقت ضرورت اپنے پڑوسی کی مدد کرنی چاہیے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالی ہے۔

وَ یَمۡنَعُوۡنَ الۡمَاعُوۡنَ (سورۃالماعون آیت 7)

ترجمہ: "برتنے کی چیز سے روکتے ہیں "اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ عام روزمرہ استعمال کی چیزیں ہمسائیوں کو نہ دینا اتنا بڑا جرم ہے کہ اس پر بھی عذاب کی وعید سنائی گئی ہے

"حضرت اکرمہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں تمہیں چند چھوٹی چھوٹی باتیں نہ بتاؤں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے ہم سے بیان کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مشک کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینے کی ممانعت فرمائی اور اس سے بھی منع فرمایا کہ کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی وغیرہ گاڑنے سے منع کرے "(صحیح بخاری حدیث 2463)

طعنہ و تشنیع سے گریز کرنا:

"حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن طعنہ دینے والا۔لعنت کرنے والا اور بے

لغو گفتگو کرنے والااور فحش گوئی کرنے والا نہیں ہوتا"(جامع ترمذی حدیث 1973)

"حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ نجات کیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اپنی زبان پر قابو رکھو اپنے گھر میں رہو اور اپنے گناہوں پر رو"(سنن ترمذی حدیث 2400)

مصالحت اور بھلائی کرنا:

وَ الصُّلۡحُ خَیۡرٌ ؕ (سورۃ النساء آیت 128)

ترجمہ: "اور صلح بہت بہتر چیز ہے"

"حضرت ابوداؤد رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ باتیں نہ بتاؤں جو نماز روزہ اور صدقہ سے بہتر ہیں؟ انہوں نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ آپس میں صلح کرانا۔ کیونکہ آپس میں فساد تباہ و برباد کر دیتا ہے"(سنن ابی داؤد حدیث 4919)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مخلوق خدا سے حسن اخلاق:

ارشاد باری تعالی ہے:

وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ (سورۃ القلم آیت 4)

ترجمہ: "بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق کے عظیم مرتبے پر فائز ہیں"

پیارے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق اخلاق کی تمام صفات سے متصف ہے خوش مزاجی، نرم گوئی، عاجزی، شجاعت، رحم دلی، عدل مساوات حضور اقدس کی ذات کے جز ہیں۔ اخلاق کی اہمیت بیان کرتے ہوئے آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا مجھے مکارم اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے۔(حقوق العباد ص 190)

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا جو بحیثیت نبوی سے پہلے ہی حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اخلاق و کردار سے واقف تھی نبوت ملنے اور سلسلہ وحی کے آغاز ہونے پر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے کردار و اخلاق کی گواہی دیتے ہوئے آپ کو اس طرح تسلی دی۔ "اللہ تعالی آپ کو ہر گز غمگیں نہیں کرے گا کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں قرض داروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں غریبوں کی مدد کرتے ہیں مہمان نوازی کرتے ہیں حق کی حمایت کرتے ہیں مصیبت میں لوگوں کے کام آتے ہیں"(صحیح بخاری حدیث 3)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا آپ کے اخلاق کے بارے میں فرماتی ہیں

کان خلقه القران آپ کا اخلاق قرآن ہی تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس قرآن کریم کی عملی تفسیر تھی۔

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ حسن خلق کیا ہے؟

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا۔ جو رشتہ توڑے تم اس سے جوڑو۔ اور تم اس کو معاف کرو جو ظلم کرے۔ اس شخص کو عطا کرو جو

تمہیں محروم کرے"
(کنزالاعمال)
محمد عربی ﷺ نے فرمایا: " تم میں سب سے بہتر وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں"(صحیح بخاری حدیث 6029)
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ کو جب یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بہت سی نصاح کیں۔
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مجھے آخری نصیحت کی اس وقت میں اپنا پیر سواری کی ریکاب میں رکھ چکا تھا تو آپ نے فرمایا اے معاذ احسن خلقک للناس۔ ترجمہ :اے معاذ لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق کا برتاؤ کرنا۔(کتاب حقوق العباد ص192)

خوش اخلاقی کی اعلی مثال:

بادشاہ نجاشی کی طرف سے ایک سفارت آئی آپ علیہ السلام نے انہیں مسجد نبوی میں قیام دیا خود ان کی مہمان نوازی کی صحابہ کرام نے عرض کی کہ یہ خدمت ہم انجام دے دیں تو حضور پاک ﷺ نے فرمایا ان لوگوں نے مسلمانوں کی خدمت کی تھی اس لیے میں خود ان کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔(کتاب حقوق العباد ص195)
نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے اخلاق سے پوری انسانیت فیض یاب ہوئی چاہے قرابت دار ہو یا غیر۔ اعلی ہو یا ادنی، مسلمان ہو یا غیر مسلم
"ایک مرتبہ آپ علیہ السلام صحابہ کرام کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے (احتراما) صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ وہ یہودی تھا
امام انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودی تو تھا کیا انسان نہیں تھا) جب تم کوئی جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو جب تک کہ وہ گزر نہ جائے"(صحیح بخاری حدیث 1311)
رسول کریم ﷺ سب کے ساتھ برابری کا سلوک فرماتے تھے مشہور واقعہ کہ ایک فاطمہ نامی عورت قریش کے معزز قبیلہ بنی مخزوم سے تھی چوری کا ارتکاب ہو گیا اس کے قبیلے والوں کا کہنا تھا کہ معزز خاندان کی عورت ہے اسے اسلام کی عائد کردہ سزا سر عام ہاتھ کاٹنے کی سزا دی گئی تو خاندان کی بدنامی ہو گی تو اس کے خاندان والوں نے آپ علیہ السلام کے معزز خادم حضرت اسامہ بن زید سے درخواست کی۔ ان لوگوں کے اصرار پر حضرت اسامہ بن زید نے اس عورت کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے قوم میں بنی اسرائیل بھی اسی وجہ سے برباد ہوئی کہ وہ کمزوروں اور غریبوں کو تو جرم کی سزا دیتے تھے طاقتور کو چھوڑ دیتے تھے اللہ کی قسم اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو اسے بھی یہی سزا ہوتی۔(کتاب حقوق العباد ص154)
حضور اقدس کی ذات گرامی محبت ایثار عفو ودر گزر کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ فتح مکہ کے موقع پر اسلام دشمن ابو سفیان کے گھر کو دار الامان قرار دیا ۔ وحشی نے حربہ پھینک کر آپ کے مقرب چچا حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کو شہید کیا۔ ہندہ جس آپ علیہ السلام کے چچا حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کا

جگر چبایا ہبار بن اسود نے نیزہ مار کر اپ کی بڑی صاحبزادی حضرت زینب کو اونٹ سے گرایا اور ان کا حمل ساکت ہو گیا۔ ولید بن اعلم میں آپ پر جادو کیا مگر اللہ کے فضل و کرم سے آپ علیہ الصلوۃ والسلام مامون رہے اپ علیہ السلام کی اعلیٰ ظرفی دیکھیے کہ نبی پاک ﷺ نے ان جانی دشمنوں کو نہ صرف معاف فرمایا بلکہ یہ حضرات جان بخشی کی امان پا کر آپ کے ہاتھوں میں مشرف با اسلام ہوئے جماعت صحابہ میں شامل ہو گئے۔

معلم انسانیت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام انسانیت دیتے ہوئے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر ایک لاکھ سے زائد صحابہ کرام کے مجمعے میں فرمایا اب اللہ تعالی نے زمانہ جاہلیت کا غرور اور نسب کا فخر مٹادیا ہے۔ کسی گورے کو کالے پر اور کالے کو گورے پر کسی عربی کو عزمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی برتری حاصل نہیں تم سب ادم کی اولاد ہو۔ آدم کو اللہ نے مٹی سے بنایا تم سب کا باپ اور تم سب کا خدا ایک ہے۔ اور تم میں سے اللہ کے نزدیک سب سے بہتر وہ ہے جو تقوے والا ہے۔ (کتاب حقوق العباد ص 132)

صحابہ کرام کی زندگی پر ایک نظر:

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے کردار میں نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کا اثر عملی طور پر موجود تھا۔

ایثار کا مطلب یہ ہے بجز خود ضرورت مند ہونے کے دوسروں کو خود پر ترجیح دینا۔

ایثار اور محبت میں صحابہ کرام نے اعلی مثالیں قائم کی حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہ کے ایثار کا جذبہ دیکھیے کہ آپ نے حضور اکرم ﷺ کی مجلس میں حاضر تھے ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ فاقہ کے باعث شدید بھوکا ہوں رسول ﷺ نے اہل مجلس سے مخاطب ہو کر فرمایا کون اس کی میزبانی کرے گا۔ حضرت ابو طلحہ نے عرض کی کہ میں پھر وہ مہمان کو لے کر اپنے گھر چلے گئے اپنی زوجہ سے کہا کہ حضور اکرم کا مہمان ہے گھر میں جو کچھ بھی کھانے کو ہے مہمان کو پیش کر دیں زوجہ نے جواب دیا اتنا کھانا ہے جو ہمارے بچوں کو کافی ہو فرمایا بچوں کو بہلا کر سلا دیں اور جب کھانا پیش کریں تو کسی اٹکل سے دیا بجھادیں۔ زوجہ محترمہ نے ایسا ہی کیا تمام اہل خانہ نے بھوکے رات گزاری اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی مہمانی بہت پسند آئی۔ حکایات صحابہ ارکان اربعہ ص 146 بعض محدثین کا کہنا ہے کہ یہ آیت اس موقع پر نازل ہوئی۔

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (سورۃ الحشر آیت 9)

ترجمہ: "باوجود خود ضرورت مند ہونے کے دوسروں کو خود پر ترجیح دیتے ہیں"

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ اس قدر سخی تھے کہ جو بھی مال آتا فوراً صدقہ کر دیتے۔

امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے انہیں پیغام بھیجا خرچ کرنے میں اسراف کوئی بھلائی نہیں۔

آپ نے جواب دیا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا کوئی اسراف نہیں۔ (کتاب حقوق العباد ص 211)

امام انبیاء ﷺ کی تعلیمات ہمدردی اثار محبت کا عملی جامہ صحابہ کرام کا کردار تھا اور صحابہ کرام میں بھی خاص طور پر انصاری صحابہ میں یہ جذبہ بدرجہ اتم پایا جاتا ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی ہجرت مدینہ کے بعد انصاری صحابہ نے یہ پیشکش کی کہ ہمارے گھر بار، باغات سب مہاجرین بھائیوں میں نفس نفس بانٹ دیں ایک انصاری صحابی نے تو یہاں تک بھی پیشکش کی کہ میری دو بیویاں ہیں میں ایک کو طلاق دیتا ہوں آپ مہاجر بھائی سے نکاح کرا دیں۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا مہاجرین تو زراعت و کاشتکاری کے پیشے سے ناواقف ہیں کیا یہ ممکن ہے کہ تم پیداوار میں سے ان کو حصہ دے دیا کرو انصار نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں اس پر مہاجرین صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین بھی پکار اٹھے کہ ہم نے ان سے زیادہ ایثار کرنے والا نہیں دیکھا جو اپنی زمینوں میں خود محنت کریں اور ہمیں بلا محنت حصہ دیں۔(کتاب حقوق العباد ص213)

ارشاد باری تعالی ہے۔

وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى (سورۃ المائدہ آیت 2)

ترجمہ: "نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں پر ایک دوسرے کی مدد کرو"

صحابہ کرام اس آیت کا عملی مصداق ہے۔

غزوہ تبوک کے موقع نبی کریم ﷺ نے مالی امداد کا اعلان فرمایا اس پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے گھر کا سارا سامان لا کر حاضر کر دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا کہ گھر کے لیے بھی کچھ باقی رکھا یا نہیں عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول کا نام کافی ہے۔

اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے گھر کا آدھا سامان حاضر کر دیا۔(کتاب حقوق العباد ص214)

ارشاد باری تعالی ہے:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۗ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ (سورۃ آل عمران آیت 92)

ترجمہ: "تم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ سکتے یہاں تک کہ تم اپنی پسندیدہ چیز خرچ کرو"

اس آیت مبارکہ کے سننے کے بعد حضرت ابو طلحہ انصاری نے اپنا پسندیدہ باغ مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے میٹھے پانی کا کنواں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کیا آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے اس پر مسرت کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا۔

عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے جنت خرید لی۔(کتاب حقوق العباد، ص214)

عصر حاضر میں ہمسائیوں کو درپیش مسائل اور خدشات:

ہمسائیوں کو اپنے اپنے فرائض اور دوسرے کے حقوق بخوبی سرانجام نہ دینے کی صورت میں درج ذیل مسائل کا سامنا ہے:

معاشرتی اختلافات میں اضافہ: ہمسائیوں کے ساتھ انتہائی خود گرزانہ رویہ اختیار کرنے سے باہمی اختلافات بڑھتے ہیں اور معاشرے کی

سکونیت متاثر ہوتی ہے

اجتماعی انفصال: معاشرتی تناؤ وانفصال کی بنیاد پر تقسیم معاشرہ جنم لیتی ہے۔

اقتصادیات پر برا اثر: صنعتی و تجارتی کاروبار میں شراکت کے دوران افراد حقوق و فرائض بخوبی انجام نہ دیں تو اقتصادی بحران پیدا ہوتا ہے۔ جس سے معاشرہ و ملکی معیشت پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

سماجی مسائل میں اضافہ: غیر متوازن تقسیم دولت سے گدھا گری اور بے روزگاری کی تعداد بڑھ سکتی ہے۔

اعتماد میں کمی: بدسلوکی اور حقوق و فرائض کی خلاف ورزی کی صورت میں اعتماد میں کمی واقع ہوتی ہے اور تعلقات خراب ہو جاتے ہیں۔

ماحولیاتی آلودگی کا سامنا: اگر ہمسائے ماحول کی حفاظت نہ کریں تو ماحولیاتی آلودگی اور ویرانی کے بڑھنے کا خدشہ ہے۔

رشتوں میں بگاڑ: بدسلوکی اور اصولوں کی خلاف ورزی کی صورت میں رشتوں میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں اور کئی سالوں تک برقرار رہتی ہیں۔

امن وامان میں کمی: ہمسائیوں کے خصوصی تعلقات امن و امان کو مضبوط بناتے ہیں لیکن حقوق کی خلاف ورزی کی صورت میں امن و امان میں کمی کا خدشہ بڑھ جاتا ہے۔ جہاں انصاف اپنی رانائیوں کے ساتھ مضبوط ہو حقداروں کو اپنا حق چھین کر نا لینا پڑے وہاں خاندان خوشحال، قوم اسودہ، اور ملک امن و امان کا گہوارہ بن جاتا ہے

خلاصہ:

معزز قارئین گزشتہ صفحات پر آپ نے قرآن وسنت کی روشنی میں پڑوسیوں کے حقوق و فرائض کا مطالعہ کیا امید کرتی ہوں یقیناً آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہمسائیوں کے ہم پر کیا کیا حقوق ہیں اور ان کی کیا اہمیت ہے۔ دراصل حقیقت یہ ہے کہ انسان حضر میں ہو یا سفر میں کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی کا ہمسایہ ہوتا ہے اور ہم سائے سے قرب کی وجہ سے ہمسائے ہی ایک دوسرے کے دکھ سکھ سے واقف ہوتے ہیں۔ ضرورت کے وقت انسان اسی کی طرف لپکتا ہے جو قریب ہو۔ لیکن عصر حاضر میں پڑوسیوں کے باہمی تعلقات اکثر خراب رہتے ہیں رنجشیں فریقین کی زندگی تلخ کر دیتی ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے اپنے ہمسائیوں سے میل جو کم کر دیا ہے اور ان کے معاملات سے لاتعلقی رکھتے ہیں اگر بچوں میں جھگڑا ہو جائے تو اپنے بچے کو سمجھانے کی بجائے ہمسائے کے بچوں کو ہی قصوروار ٹھہراتے ہیں۔ ہم عقیدے اور مذہب کی بنیاد پر اپنے پڑوسیوں سے بدگمانی اختلافات اور نفرت رکھتے ہیں جبکہ ہمارا مذہب تو غیر مسلموں کے ساتھ بھی حسن سلوک کی تعلیم دیتا ہے۔ صاحب ثروت لوگ بجائے اس کے کہ اپنے غریب پڑوسی کا خیال رکھیں بلکہ اسے حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور نادار پڑوسی خواہ مخواہ امیر پڑوسی سے حسد کرنے لگتا ہے۔ جس سے کدورتیں اور بڑھ جاتی ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ خوشحال پڑوسی محتاج پڑوسی کی حاجت روائی کرے۔ ہمارے معاشرے میں جو گرتا

ہے تو وہ لڑکتا ہی چلا جاتا ہے جبکہ ہمارا مذہب ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ اگر کوئی محتاج ہو تو اس کا ہاتھ تھام لیا جائے۔اس طرح ہم ٹی وی ٹیپ ریکارڈر وغیرہ کو چلاتے وقت بھی اپنے ہمسائے کے آرام کا خیال نہیں رکھتے جو کہ ہمسائے کے لیے باعث ایذا ہے۔اپنی گاڑی دوسروں کے گیٹ کے سامنے لگادیتے ہیں راتوں کو دیر سے گھر واپس آتے ہیں تو ہمسائیوں کا خیال نہیں رکھتے بلکہ گھر کی گھنٹی یا گاڑی کی سائرن بجا بجا کر یا پھر گلی میں کھڑے ہو کر بلند آواز کس کر پورے محلے کو بیدار کر دیتے ہیں۔یہ بات خاتر خواہ میں نہیں لاتے کہ کسی گھر میں کوئی بزرگ یا مریض ہے اس کی راتوں کی نیند حرام کر کے خود سکون سے سو جاتے ہیں۔مشترکہ گلی کوچوں کی صفائی ستھرائی کا دھیان بھی نہیں رکھتے بلکہ اپنا گھر صاف کر کے ہمسائے کے گھر کے سامنے کچرا کیچڑ پھیلا دیتے ہیں۔غرض یہ کہ ہم ہمسائے کو تکلیف پہنچانے کی کوئی کسر باقی نہیں رکھتے۔ذرا غور کیجئے صرف عبادات ہی نجات کا ذریعہ نہیں ہے بلکہ معاملات کی بھی بعض پرس ہو گی ہمارے معاشرے میں یہ رواج ہے ہم عبادات پہ تو بہت زور دیتے ہیں لیکن معاملات کے میں کوتاہی برتتے ہیں۔ہم یہ سمجھتے ہیں کہ حج کر لیا عمرہ کر لیا پانچ وقت کی نماز اور زکوۃ ادا کر لی تو ہماری نجات پکی ہے بلکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ہمسائیوں کو ایزا دینے اور بدسلوکی کرنے پر وعیدیں سنائی گئی ہیں۔"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت بہت زیادہ نمازیں پڑھتی ہے روزے رکھتی ہے (یعنی نوافل کا اہتمام کرتی ہے) لیکن ہمسائیوں کے ساتھ زبان درازی کر کے ان کو تکلیف پہنچاتی ہے۔رسول اکرم ﷺ نے فرمایا وہ عورت جہنمی ہے۔اس شخص نے ایک دوسری عورت کا ذکر کرتے ہوئے عرض کی یارسول اللہ فلاں عورت نہ تو زیادہ روزے رکھتی ہے نہ زیادہ نمازیں پڑھتی ہے صرف فرائض ادا کرتی ہے (نفل کا اہتمام نہیں کرتی) لیکن اپنی زبان سے پڑوسیوں کو تکلیف بھی نہیں پہنچاتی تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ عورت جنتی ہے"(ادب المفرد 119)

معزز قارئین ہمیں اپنی اور معاشرے کی اصلاح کی اشد ضرورت ہے۔

انسان کے کردار اور اخلاق سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کتنی انسانیت ہے اس اس کے دل میں دوسروں کے لیے پیار محبت ہمدردی کے جذبات موجود ہیں یا کسی درندے کے جیسا دل رکھتا ہے۔جس کے اخلاق اعلی اور لوگوں سے حسن معاملہ کرنے کی صفت موجود ہو تو لوگ اس سے تعلقات رکھنے میں سعادت مندی سمجھتے ہیں اور تمنا کرتے ہیں اس شخص کی صحبت، رفاقت یا پڑوس نصیب ہو جائے۔ہمیں چاہیے کہ اپنے اخلاق و کردار کو اتنا سنوار لیں کہ ہم بھی اچھے پڑوسی کہلانے کے مستحق ہوں۔

خلاصہ کلام:

یہ ہے کہ اسلام کا پورا نظام حقوق و فرائض کے گرد گردش کر رہا ہے۔بادشاہ وقت یا حاکم اپنے فرائض ادا نہ کرے تو رعایا کی زندگی تکالیف اور مشکلات کا شکار ہو گی زوجین باہمی حقوق ادا نہ کریں تو زندگی دنیا میں ہی جہنم بن جاتی ہے۔والدین اپنے حقوق و فرائض ادا نہ کریں تو اولاد نافرمان باغی ہو جاتی ہے۔اولاد اپنے حقوق و فرائض ادا نہ کریں تو والدین بڑھاپے میں بے سہارا ہو جاتے ہیں پڑوسی باہمی حقوق ادا نہ کریں تو محبت وہ امن کی فضا مکدر ہو گی اسی طرح غیر مسلم غیر مسلموں کے حقوق ادا نہ کریں تو دنیا میں تعصب فتنہ وفساد برپا ہو جائے گا۔امن کے قیام

کے لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالی نے انسان پر جو فرائض لازم قرار دیے ہیں اس سے ادا کرے اور یہی اسلام کی اولین تعلیم ہے۔

معززارین اس ریسرچ کا مقصد یہ ہے کہ ہم اپنا محاسبہ کریں اپنی اور معاشرے کی اصلاح کریں تعلیمات کوی صورت میں دوسروں تک پہنچائیں پہلے خود اپنے ہمسائیوں کے ساتھ حسن سلوک کی روش رضائے الہی کے لیے اختیار کریں تاکہ وہ بھی جواباہمارے ساتھ حسن سلوک کریں۔ جب ہم کوئی بھی کام رب کائنات کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کرتے ہیں تو وہ کام ہمارے لیے آسان ہو جاتا ہے۔ رب کریم سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین

حوالہ جات:

1. قران حکیم سورۃ البقرہ آیت 2، سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 34، سورۃ النساء آیت 36، سورۃ البقرہ آیت 83، سورۃ الماعون، آیت 7، سورۃ النساء آیت 128،
2. سورۃ قلم، آیت 4، سورۃ الحشر، آیت 9، سورۃ المائدہ، آیت 2 اور سورۃ ال عمران، آیت 92
3. اشرف مراجعہ وتقدیم زکی محمد (ایشیاوالے)، کتاب اسلامی تعلیمات قرآن کے آئینے میں، جلد 1، ص 4
4. احسان محمد، الاحسان، رقم 271، ص 245، جلد 1، فیاض القاہرۃ (2010)
5. عثمانی، علامہ شفیع محمد صاحب، سورۃ النساء، آیت 36، تفسیر معارف القران، ص 409 تا 407 اور سورۃ البقرہ، آیت 83، تفسیر معارف القران، ص 254 تا 253 ادارۃ الاشاعت مکتبہ معارف کراچی
6. امام بخاری محمد بن اسماعیل ابو عبداللہ، کتاب الجامع المسند الصحیح بخاری، کتاب الادب، رقم 6015 اور 6016، ص 1402 اور رقم 6018، ص 1403 جلد 2، مکتبہ انعامیہ (2020)
7. امام بخاری محمد بن اسماعیل ابو عبداللہ، کتاب الجامع المسند الصحیح بخاری، کتاب الادب، رقم 6016، ص 1716، جلد 2، مکتبہ البشریٰ (2022)
8. امام محمد بن عیسی ابو عیسی، کتاب سنن ترمذی ابواب البر والصلہ، باب ماجاء فی حق الجوار، رقم 1944، ص 521 جلد 2، مکتبہ انعامیہ (2018)
9. القشیری النیسابوری مسلم بن حجاج ابو الحسین، کتاب الجامع صحیح مسلم۔ کتاب الادب رقم 5648 ص 297 جلد 2 مکتبہ انعامیہ (2019)
10. امام بخاری محمد بن اسماعیل ابو عبداللہ، کتاب الجامع المسند الصحیح بخاری، کتاب الادب، رقم 6011، ص 1401، جلد 2، مکتبہ انعامیہ (2020)
11. القشیری النیسابوری مسلم بن حجاج ابو الحسین، کتاب الجامع صحیح مسلم، کتاب البر والصلہ والادب، رقم 6543، ص 461، جلد 2، مکتبہ رحمانیہ (2018)
12. امام بخاری محمد بن اسماعیل ابو عبداللہ، الصحیح بخاری، کتاب الادب المفرد، رقم 123، ص 102، جلد 1، ادارہ پیغام القرآن لاہور (2019)
13. امام سجستانی الشعث، ابوداؤد بن سلیمان، سنن ابی داؤد کتاب الادب رقم 4918، ص 1333 اور باب لایؤذی جارہ، رقم 119، ص 99، جلد 2، مکتبہ البشریٰ (2022)
14. امام محمد بن عیسی ابو عیسی، کتاب سنن ترمذی ابواب البر والصلہ، باب ماجاء فی حق الجوار، رقم 1917، ص 519، رقم 1924، ص 518 اور رقم 2400،
15. ص 597 جلد 2، مکتبہ انعامیہ (2019)
16. امام محمد بن عیسی ابو عیسی، کتاب سنن ترمذی ابواب البر والصلہ، باب فی رحمۃ الصبیان، رقم 1918، ص 26 اور باب ماجاء فی اللعنۃ، رقم 1974، ص 33، جلد 2، مکتبہ

رحمانیہ(2018)

17. امام بخاری محمد بن اسماعیل ابو عبداللہ، کتاب الجامع المسند الصحیح بخاری، کتاب الادب، رقم 2463، ص 1403، جلد 2، مکتبہ انعامیہ (2020)

18. امام سجستانی الشعث، ابوداؤد بن سلیمان، باب لایمنع جار جارہ ان یعرز خشبہ فی جدارہ کتاب المظالم، رقم 4919، ص 358، جلد 2، مکتبہ البشریٰ (2022)

19. امام بخاری محمد بن اسماعیل ابو عبداللہ، کتاب الجامع المسند الصحیح بخاری، کیف کان بداء الوحی الی رسول اللہ، رقم 3، ص 50، جلد 1، مکتبہ انعامیہ (2020)

20. کنزل الاعمال، کتاب الاذکار، جلد 2، ص 135

21. امام بخاری محمد بن اسماعیل ابو عبداللہ، کتاب الجامع المسند الصحیح بخاری، لم یکن النبی ﷺ فاحشا ولا متفحشا، رقم 6029، ص 1405، جلد 2، مکتبہ انعامیہ (2020)

22. اوصاف علی (سابق جج ہائی کورٹ) کتاب حقوق العباد، ص 192

23. امام بخاری محمد بن اسماعیل ابو عبداللہ، کتاب الجامع المسند الصحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب من قام لجنازہ یہودی، رقم 1311، ص 329، جلد 1، مکتبہ رحمانیہ (2019)

24. اوصاف علی (سابق جج ہائی کورٹ) کتاب حقوق العباد، ص 211، 213، 132، 214 اور 154

References

1. Qur'an Hakeem Surah Al-Baqara Verse 2, Surah Bani Israel Verse No. 34, Surah Al-Nissa Verse 36, Surah Al-Baqara Verse 83, Surah Al-Ma'un, Verse 7, Surah Al-Nissa Verse 128.
2. Surah Al-Kalam, Verse 4, Surah Al-Hashr, Verse 9, Surah Al-Ma'ida, Verse 2 and Surah Al-Imran, Verse 92
3. Ashraf Marja'a wa Taqad-e-Zaki Muhammad (From Asia), Book of Islamic Teachings in the Mirror of the Qur'an , Vol. 1, p. 4
4. Ihsan Muhammad, Al-Ihsaan, Vol. 271, p. 245, Vol. 1, Fayyaz al-Qahira (2010)
5. Usmani, Allama Shafi Muhammad Sahib, Surah Al-Nissa, verse 36, Tafsir Ma'arif al-Quran, pp.409-407 and Surah Al-Baqara, verse 83, Tafsir Ma'arif al-Quran, pp. 254-253, Adraat-ul-Prakashan Maktaba Ma'arif Karachi
6. Imam Bukhari Muhammad bin Isma'il Abu Abdullah, Kitab al-Jami al-Musnad al-Sahih Bukhari, Kitab al-Adab, Vol. 6015 and 6016, p. 1402 and 6018, p. 1403, Vol. 2, Maktaba Al-Inamiyyah (2020)
7. Imam Bukhari Muhammad bin Isma'il Abu Abdullah, Kitab al-Jami al-Musnad al-Sahih Bukhari, Kitab al-Adab, Vol. 6016, p. 1716, Vol. 2, Maktaba al-Bushra (2022)
8. Imam Muhammad bin Isa Abu Isa, Kitab Sunan Al-Tirmidhi, Abu'ab al-Bar wa'l-Salat, Bab Ma Ja fi Haq al-Jawar, Vol. 1944, p. 521, Vol. 2, Maktaba Al-Inamiyyah (2018)
9. Al-Qasheri al-Nisaburi Muslim bin Hajjaj Abu al-Husayn, Kitab al-Jami Sahih Muslim. Kitab-ul-Adab, 5648, p. 297, Volume 2, Maktaba-e-Inamiyya (2019)
10. Imam Bukhari Muhammad bin Isma'il Abu Abdullah, Kitab al-Jami al-Musnad al-Sahih Bukhari, Kitab-ul-Adab, Vol. 6011, p. 1401, Vol. 2, Maktaba Inamiyya (2020)
11. Al-Qashiri al-Nisaburi Muslim bin Hajjaj Abu al-Husayn, Kitab al-Jami Sahih Muslim, Kitab al-Barwal Salat wa al-Adab, Vol. 2, Maktaba Rahmaniyya (2018)
12. Imam Bukhari Muhammad bin Isma'il Abu Abdullah, Al-Sahih Bukhari, Kitab-ul-Adab al-Mufard, Vol. 1, P. 102, Vol. 1, Institute of Message-ul-Quran Lahore (2019)
13. Imam Sajastani al-Sha'ath, Abu Dawud bin Saliman, Sunan Abi Dawud Kitab al-Adab, Vol. 4918, p. 1333 and Bab La'ozi Jara, Vol. 119, p. 99, Vol. 2, Maktaba al-Bushra (2022)
14. Imam Muhammad bin Isa Abu Isa, Kitab Sunan Al-Tirmidhi, Abu'ab al-Bar wa'l-Salat,

Bab Ma Ja fi Haq al-Jawar , Vol. 1917, p. 519, p. 1924, p. 518and Rs. 2400.
15. P. 597 Vol. 2 , Maktaba Inamiya (2019)
16. Imam Muhammad bin Isa Abu Isa , Kitab Sunan Al-Tirmidhi, Abu'ab al-Bar wa'l-Salaah, Bab Fi Rahmat al-Sabian, Vol. 2, p. 26, and Bab Majafi al-Anah, 1974, p. 33, Vol. 2, Maktaba Rahmaniyya (2018)
17. Imam Bukhari Muhammad bin Isma'il Abu Abdullah, Kitab al-Jami al-Musnad al-Sahih Bukhari, Kitab-ul-Adab, Vol. 2, p. 1403, Vol. 2, Maktaba Inamiyya (2020)
18. Imam Sajistani al-Sha'ath, Abu Dawud bin Saliman, Bab la Yamina jar jar jar in Ya'az al-Khasba fi Jadrah Kitab al-Atrocity, Vol. 4919, p. 358, Vol. 2, Maktaba al-Bushra (2022)
19. Imam Bukhari Muhammad bin Isma'il Abu Abdullah, Kitab al-Jami al-Musnad al-Sahih Bukhari, Kaif Kan Bada al-Wahi Ila Rasulullah, Vol. 3, p. 50, Vol. 1, Maktaba Inamiyya (2020)
20. Kanzal al-Amal, Kitab al-Azkar, Vol. 2, p. 135
21. Imam Bukhari Muhammad bin Isma'il Abu Abdullah, Kitab al-Jami al-Musnad al-Sahih Bukhari, Lam Yaqin-un-Nabi (peace and blessings of Allaah be upon him), Vol. 6029, p. 1405, Vol. 2, Maktaba Al-Inamiyyah (2020)
22. Ausaf Ali (Former Judge High Court) Kitab-e-Haqq-ul-Ibad, p. 192
23. Imam Bukhari Muhammad bin Isma'il Abu Abdullah, Kitab al-Jami al-Musnad al-Sahih Bukhari, Kitab al-Janaiz, Bab Min Qam l-Funeral Jewish, Vol. 1, p. 329, Vol. 1, Maktaba Rahmania (2019)
24. Ausaf Ali (Former Judge High Court) Kitab-e-Haqq-ul-Ibad, pp. 211, 213, 214, 132 and 154